تفسیرالقرآن

خدا چاہتا ہے

رضائے محمد

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

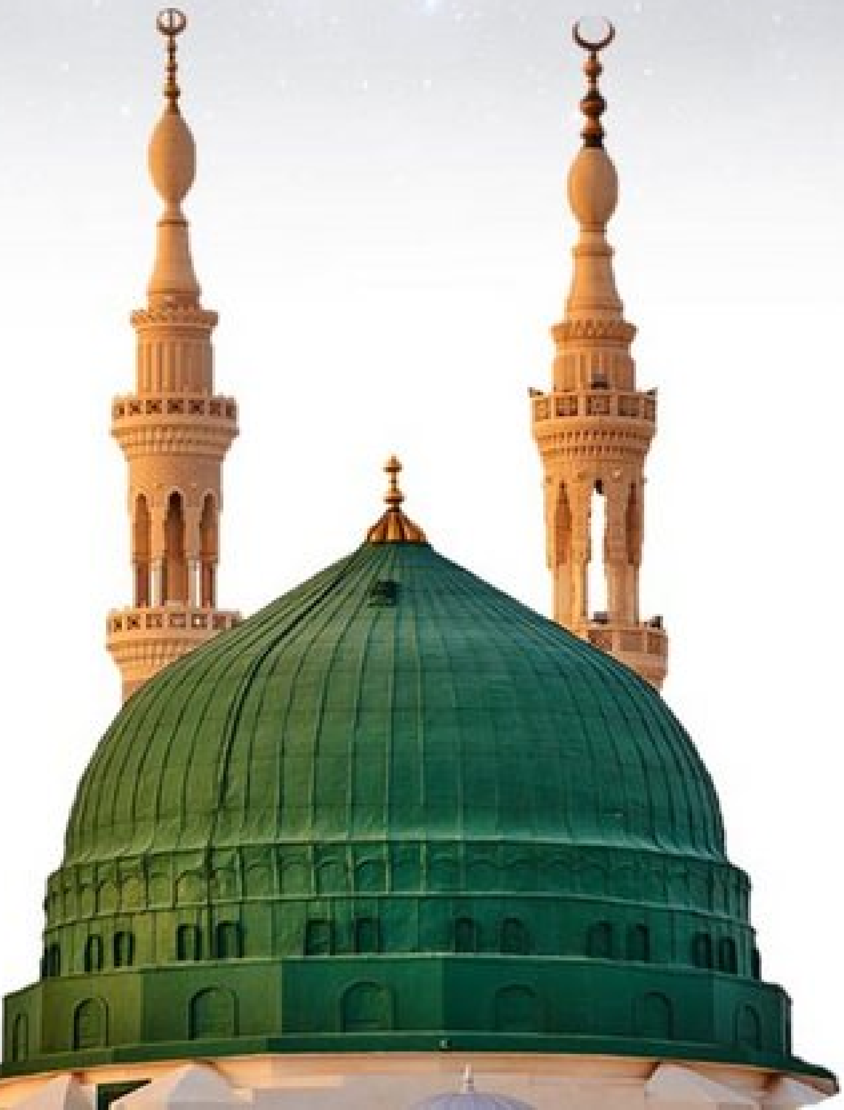

خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مفتی ابوصالح محمد قاسم عطاری*

﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِؕ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗؕ﴾ (پ2، البقرۃ:144)

ترجمہ: ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف باربار اٹھنا دیکھ رہے ہیں تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے تو ابھی اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر دو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرلو۔

جب رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینۂ منورہ تشریف لائے تو انہیں بیتُ المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس طرف منہ کرکے نمازیں ادا کرنا شروع کردیں، البتّہ حضور پُرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواہش یہ تھی کہ خانۂ کعبہ مسلمانوں کا قبلہ بنادیا جائے۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ خانۂ کعبہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے علاوہ کثیر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قبلہ تھا اور یہ بھی کہ بیتُ المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کی وجہ سے یہودی فخر وغرور میں مبتلا ہوگئے اور کہنے لگے تھے کہ مسلمان ہمارے دین کی مخالفت کرتے ہیں لیکن نماز ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرکے پڑھتے ہیں۔

ایک دن نماز کی حالت میں حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس امید میں باربار آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آجائے، اس پر نماز کے دوران یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں حبیبِ خدا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا کو رضائے الٰہی قرار دیتے ہوئے اور چہرۂ انور کے حسین انداز کو قرآن میں بیان کرتے ہوئے آپ کی خواہش اور خوشی کے مطابق خانۂ کعبہ کو قبلہ بنادیا گیا۔ چنانچہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نماز ہی میں خانۂ کعبہ کی طرف پھر گئے اور صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے بھی فوراً اسی طرف رُخ کرلیا اور اس طرح ظہر کی دو رکعتیں بیتُ المقدس کی طرف ہوئیں اور دو رکعتیں خانۂ کعبہ کی طرف منہ کرکے ادا کی گئیں۔

خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یہ آیت آقا کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ خداوندی میں محبوبیت کی عظیم دلیل ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا و خوشنودی کیلئے قبلہ تبدیل فرمادیا۔ امام فخر الدّین محمد رازی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں ”بے شک اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وجہ سے قبلہ تبدیل فرمایا اور اس آیت میں یوں نہیں فرمایا کہ ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں میری رضا ہے بلکہ یوں ارشاد فرمایا: ﴿فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا۪﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے۔ گویا ارشاد فرمایا: اے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہر کوئی میری رضا کا طلبگار ہے اور میں دونوں جہاں میں تیری رضا چاہتا ہوں۔

(تفسیر کبیر، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:144، 2/82)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ”بلاشبہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ تعالٰی کی

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

مرضی کے تابع ہیں اور بلاشبہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوئی بات اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف نہیں فرماتے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضا چاہتا ہے۔ (جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینۂ منورہ تشریف لائے تو) اللہ تعالیٰ کا حکم یہ تھا کہ بیتُ المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جائے، حضور پُر نور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تابع فرمان تھے اور یہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی تھی مگر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قلبِ اقدس یہ چاہتا تھا کہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جائے، اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مرضی مبارک کے لئے اپنا وہ حکم منسوخ فرما دیا اور حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جو چاہتے تھے قیامت تک کے لئے وہ ہی قبلہ مقرر فرمادیا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رضاجوئی ہے، ان میں سے جس کا انکار ہو گا تو وہ قرآن عظیم کا انکار ہے۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کرتی ہیں "مَا اَرٰی رَبَّكَ اِلَّا یُسَارِعُ فِیْ هَوَاكَ" میں حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رب عَزَّوَجَلَّ کو دیکھتی ہوں کہ وہ حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا ہے۔

(بخاری، 3/303، حدیث:4788)

حدیثِ روزِ محشر میں ہے، رب عَزَّوَجَلَّ اوّلین وآخرین کو جمع کر کے حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے فرمائے گا: "كُلُّهُمْ يَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّد" یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب! میں تمہاری رضا چاہتا ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/275، 276 ملخصاً)

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالَم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

(حدائقِ بخشش، ص65)

امامُ الانبیاء، حبیبِ کبریا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبوبیت کی اور بھی بہت سی دلیلیں ہیں مثلاً جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی کے لئے تا قیامت کعبہ مسلمانوں کا قبلہ بنادیا، اسی طرح آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی کے لئے آپ کی اُمّت پر پچاس نمازوں کو کم کر کے پانچ نمازیں فرض کر دیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی کے لئے بدر و حُنین میں فرشتے اتارے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی کے لئے معراج کی سیر کرائی۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی کے لئے آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حوضِ کوثر عطا فرمایا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی کے لئے قیامت کے دن اُمّتیوں کے گناہ معاف فرمائے گا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی کے لئے امتیوں کی نیکیوں کے پلڑے بھاری ہوں گے، اُمّتی پل صراط سے سلامتی سے گزریں گے اور جنّت میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۟﴾ (پ30، الضحیٰ:5) ترجمۂ کنزُ العِرفان: اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

تو جو چاہے تو ابھی میل مِرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص17)

اور فرماتے ہیں:

رضاؔ پل سے اب وجد کرتے گزریے
کہ ہے رَبِّ سَلِّمْ صَدائے محمد

(حدائقِ بخشش، ص66)